مولای صل وسلم دائماً ابداً علٰی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین ولجاب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

هنوز آں ابرِ رحمت درفشان است		خم و خمخانہ با مهر و نشان است

کیسٹ نمبر ۱۵ سائیڈ بی ۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعین

اما بعد! عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ خَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ خَطَّابٍ مِنْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ حَتّٰی رَوَی النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ[1]

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۶

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: "میں سو رہا تھا کہ (خواب میں) دیکھا میں ایک بغیر مَن کے کنویں پہ ہوں جہاں ایک ڈول بھی رکھا ہُوا ہے، مَیں نے (ڈول کے ذریعہ) اس کنویں سے پانی کھینچا جس قدر کہ اللہ نے چاہا، میرے بعد ابوقحافہ (یعنی ابوبکرؓ) نے ڈول سنبھالا اور کنویں سے پانی کھینچنے لگے لیکن وہ ایک یا دو ڈول سے زائد پانی نہیں کھینچ سکے۔ دراصل پانی کھینچنے میں وہ سُست اور کمزور پڑ رہے تھے۔ اُن کی سُستی اور کمزوری کو اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ پھر وہ ڈول ایک چرس (یعنی بڑے ڈول) میں تبدیل ہوگیا اور عمر بن خطابؓ نے اس کو لے لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مَیں نے کسی جوان اور قوی تر شخص کو ایسا نہیں پایا جو عمرؓ کی طرح اس چرس کے ذریعہ پانی کھینچتا ہو، چنانچہ (اُنھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ نہ صرف تمام لوگ سیراب ہوئے اور اُنھوں نے اپنے اُونٹوں کو سیراب کیا بلکہ) لوگوں نے (پانی کی فراوانی کے سبب) اس جگہ کو اُونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔" اور ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے کہ " پھر ابوبکرؓ کے ہاتھ سے اس ڈول کو عمر بن خطابؓ نے لے لیا جو اُن کے ہاتھ میں پہنچ کر چرس بن گیا حقیقت یہ ہے کہ مَیں نے کسی جوان اور قوی تر شخص کو ایسا نہیں پایا جو پانی کھینچنے کے اس کام میں عمرؓ کی طرح چاق وچوبند اور کارگزار ہو، چنانچہ اُنھوں نے (اتنا پانی کھینچا کہ) لوگوں کو سیراب کرڈالا اور (پانی کی فراوانی کے سبب) لوگوں نے اس جگہ کو اُونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔"

عام خوابوں کی بھی تعبیر ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء کرام کے خواب تو وحی کا درجہ رکھتے ہیں اُن کا درجہ بہت بڑا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دیکھا تھا کہ مَیں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ اُنھوں نے اس کی تعبیر نہیں لی ـــــــــــ بلکہ بعینہٖ اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اس چیز کا حق نبی کے علاوہ کسی کو نہیں ہے کہ جو خواب میں دیکھا ہے اس پر عمل کرنے کے لیے بعینہٖ ویسے کے ویسے ہی وہ تیّار ہوجائے یہ نبی کے علاوہ باقی کوئی اور نہیں کرسکتا سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام نے بعینہٖ اس پر عمل کیا تو تعبیر اُس کی ظاہر ہوئی خدا کی طرف سے کہ یہ مطلب نہ تھا، بلکہ مطلب یہ تھا، ورنہ اگر یہ

بات نہ ہوتی کہ نبی کا خواب وحی کے درجہ میں نہ ہوتا تو اللہ کی طرف سے مواخذہ ہوتا کہ خواب تو ایسے تھا تم نے ایسے کیوں کیا اِس پر عمل، اس کی تعبیر لینی چاہیے تھی۔ اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی کہ ہمارا مقصد کیا ہے، تو انبیاء کرام کا خواب وحی کے درجہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں نہ خیالات کی آمیزش ہوتی ہے نہ توہمات کی نہ باطل کی نہ شیطان کی، کوئی چیز ایسی نہیں۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق کئی خواب دیکھے جن میں ایک تو وہ تھا جس کی تعبیر علم تھی ایک وہ ہے جس کی تعبیر آگے کو ظاہر ہوئی خلافت اور حکومت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ میں سویا ہوا تھا رَأَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ میں نے دیکھا میں ایک کنویں پر کھڑا ہوں۔ اُس کے اُوپر ڈول ہے فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَاشَاءَ اللّٰہُ میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا کی مرضی تھی ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ پھر اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لے لیا فَنَزَعَ مِنْھَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ اُنہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے "ذَنُوْبٌ" بڑے ڈول کو کہتے ہیں وَفِیْ نَزْعِہٖ ضُعْفٌ اُنہوں نے ڈول نکالے مگر پوری قوت سے نہیں۔ اس میں کچھ ضعف تھا۔ کمزوری تھی۔ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ضُعْفَہٗ دعا دے دی آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اگر کوئی کمزوری ایسی ہے تو پھر اللہ اُس کو معاف فرمائیں گے۔ دُعائیہ جملہ بھی ارشاد فرمایا، لیکن بعد میں معلوم ہُوا کہ وہ ضعف جو تھا وہ اندرونی حالات مراد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو کچھ لوگ تو اسلام ہی سے معاذ اللہ پھر گئے، کچھ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور جو لوگ اسلام سے پھرے تھے۔ وہ مُسیلمہ کذّاب اور دوسرے اور تیسرے چھ سات آدمی تھے جن میں ایک عورت بھی تھی۔ ان سب نے نبوّت کا دعوٰی کر دیا تھا۔ اِن پر ایمان لانے والے تو مدعیانِ نبوّت پر ایمان لانے والے ہوئے یا اسلام سے پھر جانے والے ہوں وہ لوگ ہوئے اور دوسری طرف مانعینِ زکوٰۃ ہو گئے۔ یہ کئی قسم کی خرابیاں داخلی پیش آگئیں ایک دم، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف بھی توجہ فرمائی اور پھر جو ابی کارروائی کرنی تھی حکومتِ شام کے خلاف وہ بھی جاری رکھی اس میں فتوحات شروع ہو گئیں، لیکن ادھر یہ ہُوا کہ کمی تو آئی ہے کچھ نہ کچھ اور اُدھر زیادہ قوت سے جا سکتے تھے آپ، لیکن ہوا اس طرح پر ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے آنے والے ہیں آپ کا دَور بڑا نازک دَور تھا۔ رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا جو کوئی فرمان ہوتا تھا۔ وہ حجت تھا۔ اس کی

نافرمانی کا کوئی بھی خیال نہیں لا سکتا تھا۔ تصوّر ہی نہیں کر سکتا تھا۔ بس جو فرما دیا اسی طرح کرنا واجب ہے، آپ کے بعد جو آدمی آنے والا ہوگا۔ وہ تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا وہ تو اُمّتی ہوگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ اب لوگوں کو اُن کے اُوپر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے درجے کا تو ایمان نہیں تھا۔ ایمان تو کسی کا بھی نہیں تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ پہ نہ اُس درجہ کا نہ نچلے درجہ کا، آپ ایک صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ صحابہ کرام کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اُنھوں نے یہ کیا یہ خُدا ہی کی طرف سے تھا مقدر کہ وہ آئیں کیونکہ ان کا مزاج یہ بن گیا تھا کہ جو کچھ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے جو کچھ عمل کیا ہے بس وہ اُن کا مزاج تھا۔ وہ اس طرز پر چلے اس سے ذرا بھی نہیں ہٹے تو کسی آدمی کو ان کی ذات پر ان کے کام پر ان کے احکام پر اعتراض نہیں تھا۔ یہ تبدیلی بہت نازک موڑ تھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بعد ابوبکر آتے ہیں رضی اللہ عنہ جو نبی نہیں ہیں صحابی ہیں وہ کیسے سنبھالتے ہیں اس کام کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حال اور اُن کے بعد کا حال۔ ہر ایک کے اعتبار سے بہت تبدیلی آئی یہ نازک ترین موڑ جو تھا اُس کو بہت خُوب صُورتی کے ساتھ نکال لے جانے والے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ ان سے زیادہ بڑا آدمی اُمّت میں اور کوئی نہیں تھا۔ ایسے ہی آپ سے زیادہ موزوں آدمی اُمّت میں اور کوئی نہیں تھا اور دین کے کام میں چُست، اتنی زیادہ آگے سب سے کہ سب پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی پیچھے۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ نے جو یہ دیکھا ہے کہ اُن کے نکالنے میں کمزوری ہے وہ کمزوری یہ تھی کہ دوسرے مسلمانوں کا اسلام سے یا اسلام کے کسی حکم سے مثلاً زکوٰۃ ہی سے رُک جانا یا معاذ اللہ اسلام سے پھر جانا اس کی وجہ سے داخلی خلفشار ہُوا اور پیش قدمی میں رُکاوٹ پیش آئی یا پیشقدمی کم ہُوئی تو پیش قدمی کم ہونے کو آپ نے یہ دیکھا کہ ان کے نکالنے میں ضعف ہے کمزوری ہے اس وقت تک فتوحات اتنی نہیں ہوئیں تھیں مال اتنا نہیں آیا تھا۔ غنیمت اور مالِ غنیمت جو تھا وہ بعد میں میں آنا شروع ہُوئے ہیں تو پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ ڈول جو تھا وہ اور بڑا بن گیا۔ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا بہت بڑا ڈول بن گیا اور پھر اس کو لیا ابن خطاب نے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

ارشاد فرماتے ہیں کہ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا۔ قوی سے قوی آدمی جو اس طرح ڈول کھینچتا ہو جیسے عمر رضی اللہ عنہ کھینچ رہے ہیں۔ ڈول کھینچنا

شروع ہوگیا۔ پانی آنے لگا لوگوں کے پاس مال پہنچنے لگا۔ ہر طرف فتوحات کا دَور دورہ ہوگیا۔ اِن کے دَور میں، تو کہتے ہیں کہ اکیس (یا بائیس) لاکھ مربع میل علاقہ جو تھا وہ اسلامی مملکت بن گیا جو بہت بڑا حصّہ ہوتا ہے اور دُنیا کی دونوں سلطنتیں مغلوب ہوگئیں، جیسے آج کسی سلطنت کے سامنے امریکہ اور روس مغلوب ہو جائیں اسی طرح سے اُس دَور میں شام اور ایران یہ دونوں مغلوب ہوگئے۔ لوگوں کے پاس اتنا پانی پہنچا کہ لوگوں نے پڑاؤ ڈال دیا۔ آرام سے رہنے لگے یہ بالکل اسی طرح ہُوا۔

تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو خواب دیکھا وہ وحی کا درجہ ہے اور بعد میں جو ظہور میں آیا وہ اُسی طرح ظہور میں آیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ڈول کھینچنے میں پانی سے سیراب کرنے میں ضعف ہے یا کمزوری ہے اس سے مُراد معلوم ہُوا حالات سے کہ اس سے مراد یہ فتنے تھے جو داخلی فتنے تھے اور داخلی فتنوں کا خاتمہ یہ خود ایک بُنیاد ہوتی ہے، اگر اندرونِ ملک انتشار ہو تو بیرونی حملے کا نہ مقابلہ کیا جا سکتا ہے، نہ جواب دیا جا سکتا ہے، اور اگر اندرونِ ملک حالات ٹھیک ہوں تو بیرونی خطرات کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو فتوحات ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا حصّہ بنتا ہے۔ کیونکہ اندرونی معاملات تو وہ سب صاف کر گئے۔ بالکل ٹھیک حالات چل رہے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو بس پھر خارجی طرف توجّہ رہی ہے۔ اُن کی اور فتوحات کی طرف توجّہ رہی ہے اور اس میں کامیابی ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔

"انوارِ مدینہ" میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے